

NOVEL BANK

بھروسہ پارتیرا سیزن ۲

بھروسہ پارتیرا سیزن ۲

از قلم ام ایمان فاطمه

آخری قسط

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں برو،؟ مہر نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

یہ تو ڈاکٹر علی بتائیں گے کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں، زیرک نے کاٹ دار نظروں سے ڈاکٹر علی کو دیکھا۔۔۔

چلو اچھا ہے کہ تمہیں سچائی کا پتہ چل گیا، اب میں صرف یہی کہنا چاہوں گا ڈاکٹر زیرک کہ ہاں یہ سلوی ہے اور یہ آپ سے بہت محبت کرتی ہے، ڈاکٹر علی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

واہ کیا ہٹ دھرمی سے آپ ارشاد فرما رہے ہیں ڈاکٹر علی، شرم آنی چاہیے کہ آپ لوگوں کو مجھے دھوکہ دیتے ہوئے، اور تم سلوی صرف مجھے درد دینے کے لئے ہی میری زندگی میں آئی ہو، پہلے دھوکہ دے کر چھوڑ دیا اور اب دھوکے سے مجھے دوبارہ حاصل کرنا چاہتی تھی، زیرک نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

ایم سوری،، پلیز مجھے معاف کر دیجئے میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی تھی مگر یہ سب خود ہی ہوتا چلا گیا، میں آپ کو سب ایکسپلین کرتی ہوں کہ میری کیا وجہ ہوئی تھی کہ میں برسوں سے آپ سے نہیں مل سکی،، سلوی نے اس کا بازو تھام کر روتے ہوئے کہا۔۔

اگر تمہیں ایکسپلین کرنا ہوتا تو تم اسی ٹائم کرتی جب تم دوبارہ مجھ سے ملی۔ مگر تم نے جھوٹ پہ جھوٹ بولے بھی اور بلوائے بھی۔۔

آپ کی بات کاٹنے پر معافی چاہتا ہوں مگر سلوی نے صرف سچ چھپایا ہے وہ بھی میرے کہنے پر، اور وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتو ہو رہی ہے اور مداوا کرنے کی بھی کوشش کر رہی ہے، اگر محبت ہے تو آپ اسے معاف کیوں نہیں کر دیتے، محبت میں تو انسان خود کو فنا کر لیتا ہے،، علی نے ناگواری سے کہا۔

محبت پر آپ لیکچر نہ ہی دے تو اچھا ہے مسٹر علی اور ہاں مہک تم ابھی بیگ پیک کرو گی اور میرے ساتھ چلو گی کیونکہ اس کی بڑی ماں نے مجھے ساری حقیقت بتا دی ہے کہ اس کے چھوڑنے کی وجہ کیا تھی فون آیا تھا انکا اور مجھے کہہ رہی تھیں میرے کہنے پر علی نے چھوڑا تھا تمہیں، اور اب اپنے وعدے کو تم نبھاؤ، زہرا نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

مہک نے بے یقینی سے علی کو دیکھا۔۔۔

ایم سوری مہک میں ایکسپلین کرتا ہوں تمہیں، علی نے اس کی آنکھوں میں اترتی ہوئی نمی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمیں آپ کی کسی بھی ایکسپلین کی ضرورت نہیں ہے، مہک میرا آرڈر ہے یہ کہ ابھی اور اسی وقت اپنا سامان اٹھا اور میرے ساتھ چل، زہرا نے مہک کو کہا۔۔۔

مہک بوجھل قدموں کے ساتھ واپس مڑی اور کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو اس کے ساتھ اسکا اٹیچی تھا۔۔

علی کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔۔

چلیں زیرک،،، زہرا سلوی کو ایک نظر دیکھتے ہوئے زیرک سے کہا تو زیرک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔

علی تڑپ کر مہک کی طرف بڑھا۔۔

پلیز مہک،، صرف ایک بار میری بات سن لو، پلیز صرف ایک بار میرا ساتھ دو، میں بہت خوش رکھوں گا زندگی بھر کے خوشیاں لا کر تمہارے قدموں میں ڈال دوں گا، پلیز مجھے چھوڑ کے مت جاؤ، علی نے اس کے ہاتھ تھام تڑپ کر کہا۔۔



ہائے مسٹر بخاری،، صفدر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

کس لیے یہاں تشریف لے کر آئے ہیں آپ،،؟ زیرک نے ناگوارمی سے کہا۔۔۔

کچھ بتانا چاہتا تھا آپ کو اور میں نے جو گناہ کیے ہیں اس کی معافی مانگنا چاہتا ہوں،، صفدر راجپوت نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔

معافی آپ مجھ سے نہیں مس سلوی سے مانگئے گا اور ہمارا اور ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، زیرک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ دونوں کی تو شادی ہونے والی تھی نہ؟ صفدر راجپوت نے لب کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔

جی جی بالکل ہونے والی تھی مگر آپ نے آکر حقیقت بتادی تھی تو میں نے بھی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا، ویسے میں آپ کا اس بات پر شکر گزار بھی ہوں

کہ آپ نے مجھے ایک دھوکے باز سے بچا لیا، کیونکہ پہلی بار تو اس کا دھوکا سہ گیا تھا مگر اس بار شاید نہ سہ پاتا، خیر اپنی ویز آپ ہمارے مہمان ہیں تو کھانا ضرور کھانا ضرور کھا کر جائیے گا اور مہک تم جا کر کمرے میں آرام کرو، زیرک نے مہک کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

جب مجھے آرام کرنا ہوگا تو میں کر لوں گی مگر پہلے میں اپنی بہن کی بے گناہی ضرور سننا چاہو گی تو وہ مجھے اپنے منہ سے تو سنا چکی ہیں مگر اب آپ مسٹر راجپوت کے منہ سے بھی سن لیجئے، مہک کی بات پر وہ سب چونک گئے۔۔

اچھا، اس کا مجھے چھوڑ کر جانا اس میں اس کی غلطی نہیں تھی،، یہ لگتا ہے تمہیں،،؟ زیرک نے ناگواری سے کہا۔۔

یہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ان کی واقعی کوئی غلطی نہیں تھی وہ اسی دن اسی پل واپس جانا چاہتی تھی اپنے گھر مگر میں اس کے راستے میں آگئی، میرے بے بی ہونے والا تھا تم مجھے دردزہ ہو رہی تھی، وہ مجھے بچانے کے لئے ہاسپٹل لیکر جا رہی تھی تو ساتھ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کی گزشتہ شب شادی ہوئی ہے اور وہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر جانا چاہتی تھی لیکن اب نہیں جانا چاہتی ہوں اور آپ کے پاس لوٹ کر اپنے رشتے کو مضبوط کرنا چاہتی ہیں، انہوں نے مجھے کہا کہ دعا کیجئے گا کہ انہیں میرا خط نہ ملے ورنہ شاید وہ مجھ سے بہت ناراض ہو جائے تو میں اس رشتے کو پھر آگے نہ بڑھا سکوں، گل پنناں نے ٹھہر ٹھہر کر بولنا شروع کیا۔۔۔

ہاں مگر اس کی بد قسمتی کہ مجھے لگا کہ اس کے ہاتھوں سے گل پنناں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو میں نے اسے اپنی محبت کی اس حالت کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے اس سے اس کی پہچان چھین لی اسے اپنی قید میں رکھا، مجھے معاف کر دیجئے

آپ کے ہر زخم کا ذمہ دار صرف میں ہوں، اس نے بہت عرصے تک میری منت کی تھی کہ اسے اس کے گھر والوں سے ملوا دیں مگر میں اتنا کھٹور بن چکا تھا کہ اسکے آنسو بھی مجھے نہیں پگلا سکے، اب اگر سزا دینی ہے تو مجھے دیجئے،، صفدر راجپوت نے سر جھکا کر کہا۔۔

جس نے آپ کو سزا دینی ہے نا وہ جب حویلی سے نکلی تھی آپ کے بچوں کے صدقے معاف کر کے نکلی تھی، اس کے جسم پر موجود آپ کے دیئے ہوئے نشان میں نے دیکھے ہیں تو میری روح تک کانپ گئی کہ کس قدر ظالم تھے آپ، یہ شخص روز انہیں مارتا پیٹتا تھا،، مہک نے تنفر بھرے انداز میں صفدر راجپوت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سب لوگ بے یقینی سے صفدر راجپوت کو دیکھ رہے تھے۔۔

ابھی اور اسی وقت یہاں سے دفع ہو جائیں آپ، ورنہ میں آپ کے خلاف اغوا کا مقدمہ دائر کرواؤں گا، ڈاکٹر حیدر بخاری نے غرا کر کہا۔۔

صفر راجپوت نے شرمندگی سے سر جھکایا اور وہاں سے نکل گیا۔۔

ڈاکٹر حیدر بخاری نے ساکت بیٹھے زیرک کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تو اب،؟

میرا فیصلہ ابھی بھی وہی ہے، چھوڑ کر تو وہ مجھے گئی ہی تھی نا اور دھوکہ تو اس نے مجھے دیا ہی تھا نا تو میں اس ٹاپک پر اب مزید بات نہیں کرنا چاہتا، آرام کرنا چاہتا ہوں، زیرک نے کہا اور پھر وہ لمبے لمبے دنگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔

غلط نہیں کہا میں نے، بالکل ٹھیک کہا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے، مہر نے غصے سے کہا اور پھر دھپ دھپ کرتی وہاں سے باہر کی جانب نکل گئی۔

مہک نے بھی شکوہ کناں آنکھوں سے زہرہ کو دیکھا اور پھر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

زہرا سر پکڑ کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔

پری آپ پریشان نہ ہوں اور جاکر آرام کریں، پلیز ڈیڈ آپ بھی جاکر آرام کریں۔ زیرک نے کہا اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



پچھلے دو گھنٹے سے سلوی اپنے کمرے میں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔
پھر وہ اٹھی اور واش روم میں جا کر اس نے اپنا منہ ہاتھ دھویا اور کپڑے چیلنج
کر کے علی کو ڈھونڈنے کے لئے باہر نکل آئی۔۔۔

وہ لاؤنج سے ہو کر گزرنے والی تھی کہ بڑی ماں نے اسے روک لیا۔۔۔
،، ویسے تو بڑی شاطر نکلی،، مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم ایسی بھی ہو سکتی ہو، توبہ
توبہ اتنی بے حیا ایک غیر مرد کے ساتھ پانچ سال سے اس گھر میں رہ رہی تھی وہ
،، بھی اس کی بیوی بن کر
سلوی نے ان کی بات پر کرب سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔۔

یہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے تم لوگوں کی باتوں سے نہیں بچ سکتی، خیر
میں نے یہ باتیں کرنے کے لیے نہیں روکا بلکہ کل صبح اپنا سامان اٹھانا اور یہاں

سے دفع ہو جانا، کیونکہ یہاں پر تم جیسی بغیرت لڑکیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

بڑی ماں،،، پیچھے سے علی کی آواز آئی۔۔

آپ اپنے کام سے کام رکھا کریں اور سلوی کو میں نے اپنی بہن کہا ہی نہیں بلکہ دل سے مانا ہے اور میری بہن جب تک چاہے گی یہاں رہے گی، اور آپ پلیز دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑانا چھوڑ دیں اب، میری زندگی برباد کر کے آپ کو چین نہیں ملا جو اب پھر سے آگ لگا رہی ہیں، میں نے ہمیشہ آپ کی عزت کی ہے اب اپنے آپ کو مزید میری نظروں میں مت گرائیے،، علی نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

علی بیٹے میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی،، وہ گر بڑا گئی۔۔
علی نے سرد نگاہوں سے انہیں گھورا۔۔

سلوی آپ چلئے میرے ساتھ ماں کے روم میں، علی نے کہا۔۔

سلوی سر جھکا کر پیچھے چل پڑی۔۔

وہ سلام کر کے اندر داخل ہوئی تو عائشہ خاتون نے اسے اپنے پاس بلایا۔۔
سلوی انکے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔

بچہ تم ٹھیک ہونا،؟

سلوی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

پھر سلوی نے افسردہ سر جھکا کر بیٹھے ہوئے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

علی بھائی آپ کو مہک سے بات کرنی چاہیے تھی۔

کیسے کروں اس سے بات میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں اس سے بات کر سکوں اور اس سے نگاہیں ملا سکوں، رات کو جو اس کی آنکھوں میں درد نظر آیا تھا مجھے اس درد نے میرے دل کو چیر دیا ہے،، علی نے ٹوٹے بکھرے انداز میں کہا۔

وہ آپ سے محبت کرتی ہے، وہ ٹوٹ چکی ہے اور اس وقت صرف آپ ہی اسے سنبھال سکتے ہیں۔

سلوی آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ زہرا آپ کی نہیں ملنے دیں گی اس سے مجھے،، علی نے اپنی کنپٹیوں کو مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

سلوی نے گہرا سانس بھرا۔۔

اچھا مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی، سلوی نے کہا۔۔

جی جی بولیں میں سن رہا ہوں۔۔۔

اکچوٹلی، مجھے اپنا شناختی کارڈ اور پھر اس کے بعد پاسپورٹ بنانا ہے، کیونکہ میں اس ملک سے بہت دور جانا چاہتی ہوں جہاں میرا کوئی بھی رشتہ نہ ہو کسی سے، میں ان رشتوں کے لئے لڑتے لڑتے تھک چکی ہوں تو اب مجھے کہیں ایسی جگہ جانا ہے کہ جہاں میرا کوئی اپنا نہ ہو، سلوی نے نم لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن سلوی، تم ایک بار زیرک سے بات تو کر کے دیکھو۔۔

نہیں علی بھائی انکی نظروں سے اور ان کے دل سے گر چکی ہوں گرے ہوئے
انسان دوبارہ اپنا مقام کبھی نہیں پایا کرتے اور میرے نصیب میں شاید خوشیاں
لکھی ہی نہیں ہے،، سلوی نے پھسکی سی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

ہوں ٹھیک کہہ رہی ہو، خیر میں آپ کو لے جاؤں گا نادرا کے آفس۔۔۔

نہیں آپ بس ڈرائیور کو کہہ دیجئے کہ وہ مجھے لے جائے تو میں ڈرائیور کے ساتھ

چلے جاؤنگی، سلوی نے کہا۔۔

علی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر سلوی کچھ دیر بعد باہر نکلی تو ڈرائیور اسکا منتظر تھا۔

پلیز گاڑی بخاری ولا موڑ لیجئے۔۔ سلوی نے کہا اور پھر سیٹ کی بیک پہ سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔



زیرک تیار ہو کر ڈائنگ ہال میں آیا تو سب لوگ وہاں پہلے سے موجود تھے سوائے
مہک کے۔۔

مہک کدھر ہیں،،؟ زیرک نے ملازمہ سے پوچھا۔۔

وہ کہہ رہی بھوک نہیں ہے۔۔۔

اپنی بدکردار بہن سے جدا ہونے کا شاید، روما نے لقمہ دیا۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔

واہ، واہ کیا کہنے آپکے، اب جو لڑکی ایک غیر مرد کیساتھ برسوں تک رہی ہو وہ بھی اسکی بیوی بن کر تو اسکے لئے یہ خطاب بھی چھوٹا ہے،، فرخ نے طنزیہ انداز میں

کہا۔۔۔

زیرک نے اسکی بات پہ زور سے آنکھیں میچیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا اور اطمینان سے ناشتہ کرنے لگا۔۔

واہ بھی کیا کہنے آپکے، ویسے شاید آپکی غیرت جاگ چکی ہے، فرخ نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

ہاں بالکل اور اتنے دنوں سے بالکل چپ تھا کہ چلو گھر کا معاملہ ہے مگر پھر آج سوچا کہ تم اتنا سچ بول رہے ہو تو میں بھی تمہیں زرا سچ سے ہمکنار کر دوں،، زیرک نے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟

کچھ نہیں اطمینان سے پیٹ بھر کر کھانا کھانا، زیرک نے مسکرا کر کہا۔۔

پولیس کو دیکھ کر فرخ اور روما کا رنگ اڑا تھا۔۔

دُئی آئی جی صاحب آپ یہاں،،؟ حیدر بخاری نے پوچھا۔۔

جی ہاں مسٹر بخاری، ہم لوگ مسٹر اینڈ مسز روما کو اریسٹ کرنے آئے ہیں
لیکن کیوں،؟ خاور بخاری چلا کر بولے۔۔

کیونکہ کئی عرصے سے یہ لوگ ڈمی کے ہاسپیٹل میں وہاں کے ڈین کیساتھ مل کر انسانی اعضاء کی تسخیری کرتے رہے ہیں۔۔

،، ڈمی آئی جی صاحب کی بات پہ سب شکڈ رہ گئے تھے سوائے زیرک بخاری کے

اپنی زبان کو بند رکھتے تو تم کو شاید بچا لیتا مگر تم نے جو لینگویج یوز کی میری سلوی کے بارے میں اسکے بعد تو معاف کروانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، تم لوگ اس قابل نہیں کہ تمہیں فیملی کا حصہ بنایا جائے، انسانیت کے نام پہ دھبہ ہو، زیرک نے چبا چبا کر کہا۔۔۔

تم، تمہیں دیکھ لونگا میں ڈاکٹر،، فرخ چیخا۔۔

ڈمی آئی جی صاحب پلیز اریسٹ کریں اور ہمارا گھر اس گندگی سے صاف کریں، زیرک نے طنزیہ انداز میں فرخ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بھروسہ یار تیرا سیزن ۲

اوففففف اللہ اتنا کوئی کیسے گر سکتا ہے، گھٹیا، چپ انسان،، مہر نے ناگواری سے

کہا۔۔

اور کیا میرا تو سر گھوم گیا، عالیان نے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے کہ سلوی اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔۔

زیرک ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔



گاڑی بخاری میٹنشن کے سامنے کی تو کئی یادوں نے اسکا احاطہ کرلیا۔۔

سلوی کی آنکھیں بھینگنے لگی۔

پھر ٹشو سے اپنی آنکھوں کو صاف کر کے اس نے گیٹ کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔

گارڈ نے اسے دیکھ کر دروازہ وا کر دیا۔۔

اندر قدم رکھتے زہرا کو اپنے قدم من بھر کے لگ رہے تھے۔

وہ چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو سب لوگ اسے دیکھ کر شاکڈ ہو گئے تھے۔

زیرک تو اسے دیکھ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

سلوی نے سلام کیا تو سب نے یک زبان جواب دیا۔۔

مجھے اپنی کچھ چیزیں لینی ہیں، سلوی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

زیرک نے ایک جھٹکے سے اسکا بازو تھاما اور پھر اسے کھینچتا ہوا اپنے روم کی طرف لے آیا۔۔۔۔۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھول کر لائٹس آن کی تو کمرہ دیکھ کر شاکڈ رہ گئی تھی۔۔
ہر چیز ویسے ہی تھے جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔

لونہ جو لیکر جانا ہے، تمہارا ہر سامان ویسے ہی پڑا ہے،، زیرک نے اسکا بازو دبوچ کر چبا چبا کر کہا۔۔

سلوی نے ایک جھٹکے سے بازو چھڑوا کر خود کو کمپوز کیا اور پھر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی اور اسکے سب سے نچلے خانے کو کھول کر اپنے ڈاکو مینٹس نکالے اور واپس مرمر کمرے سے نکل گئی۔۔

تم ایسے اٹیٹیوڈ کیوں دیکھا رہی ہو، زیرک نے اسکے پیچھے چلتے ہوئے چلا کر کہا مگر سلوی بنا جواب دیئے نیچے کیطرف بڑھ گئی۔۔

اور لاؤنج میں آکر اطمینان سے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔

اس کا اتنا مطمئن ہونا زیرک کو کھل رہا تھا۔۔

باقی سب بھی اسکے رویے پہ حیران تھے۔۔

دیکھ رہی ہیں آپ اسے، زرا سی شرمندگی ہے اسے اپنے گناہ پہ، اتنا نہیں ہو سکا کہ سوری بول دے،، زیرک چڑ کر بولا۔۔۔

زیرک کی بات پہ سلوی کے لبوں پہ استہزائیہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔۔

اچھا میں نے برسوں پہلے گناہ کیا اور اسکا ادراک بھی ہے مگر آپ لوگوں نے جو برسوں پہلے گناہ کیا اسکا کیا کہیں گے،؟ سلوی نے زیرک کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔۔

زیرک کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگے۔۔

کہنا کیا چاہتی ہو تم،؟

چلیں میں خود ہی بتا دیتی ہوں کہ میری بات کا مطلب کیا ہے اور میں کہنا کیا چاہتی ہوں،، سلوا نے تلخ لہجے میں کہا۔۔

جی ضرور میں سننا چاہوں گا آپ کے منہ سے ایسا ہم نے کیا گناہ کیا تھا۔

شریعت نے حکم دیا ہے کہ لڑکی سے اس کی شادی کی اجازت لی جائے مگر آپ لوگوں نے کیا کیا تھا یہ سب بھول چکے ہیں آپ؟ میں نے ڈاکٹر فرخ کو اپنے لئے پسند کیا اور میں نہیں ان کی حقیقت جانتی تھی مگر آپ لوگ تو جانتے تھے تو اس کی حقیقت میرے سامنے لا کر شادی کو کچھ دن تک روک سکتے تھے مگر اسی دن شادی کی ہے وہ بھی زبردستی، تو یہ چیز نے میرے دل کو پھاڑ دیا۔ کاش کے ایک بار آپ سب لوگ سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے مگر آپ سب نے ایک جلد بازی کی اور مجھے بغاوت پر مجبور کیا، اگر آپ نے وہ سب نہ کیا ہوتا تو یہ سب بھی نہ ہوتا، میرے گناہ تو آپ کو نظر آتے ہیں مگر خود کے نہیں، میں نے اپنے بچنے میں وہ سب کیا اور اسکی سزا پانچ سال تک ایک قید میں گزار کر کاٹی۔ اور اب سزا کاٹنے کے بعد میں پرسکون ہوں، باقی اب آپ سوچئے اپنے گناہوں کا اور ایک اور چیز پہ غور کریں کہ مہک ڈاکٹر علی سے محبت کرتی ہے تو آپ سے ریکویسٹ ہے کہ



ڈاکٹر حیدر بخاری کمرے میں داخل ہوئے تو زہرا رو رہی تھی۔۔۔

وہ چلتے ہوئے پاس آئے اور اسکے سامنے بیٹھ گئے۔۔

ہماری سلوی کتنی سمجھدار ہو گئی ہے نہ،؟ حیدر بخاری کی بات پہ زہرا پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی۔۔

تو اب ہم کیا کریں۔ زہرا نے لب کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔

، چلو اٹھو میرے ساتھ مہک کے روم میں چلو، اور میں زیرک کو بھی وہیں پر بلاتا
حیدر بخاری نے کہا اور پھر وہ لوگ اٹھ کر مہک کے روم میں آ گئے۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں زیرک بھی روم میں داخل ہوتا دکھائی دیا، اور زیرک کی سرخ ہوتی
نگاہیں اس بات کی چغلی کھا رہی تھی کہ وہ ضبط کی انتہا پہ ہے۔۔۔

کچھ بات کرنے کی تم دونوں سے تو اسی لیے تمہیں مہک کے روم میں بلوا لیا۔۔۔

جی ڈیڈ، زیرک نے اپنی کنپٹیوں کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔

مانا کہ مرد روتا ہوں اچھا نہیں لگتا مگر تم رو سکتے ہو زیرک، کیونکہ تمہارا ضبط بتا رہا ہے کہ سلوا کا درد تمہیں اپنے دل تک محسوس ہو رہا ہے۔۔

حیدر بخاری کی بات پر زیرک نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔

کیا کہوں میں، اس لئے آج آکر میری زبان پر تالے ڈال دیئے ہیں ڈیڈ، میں تو آج تک صرف اسے ہی قصور وار سمجھتا رہا میں نے خود کو کبھی نہیں دیکھا کہ میں نے

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

از قلم ام ایمان فاطمہ

NOVEL BANK

بھروسہ یار تیرا سیزن ۲

جلدی زیرک صاحب اٹھیے اور تیار ہوئے اور مہر بیٹا آپ مہک کو تیار کیجئے،، حیدر بخاری نے کہا۔۔

یا ہوووووو، بخاری مینشن کی بہاریں لوٹ رہی ہیں،، مہر نے نعرہ لگایا تو سب مسکرا دیئے۔۔۔



قریشی ولا بظاہر تو برقی قسمتموں سے جگمگا رہا تھا مگر اس کے اندر موجود نفوس کے دل بہت اداس تھے اور اداسی کی وجہ علی کا افسردہ ہونا تھا۔۔
اس نے صبح سے ٹھیک سے ایک لقمہ تک پیٹ میں نہیں ڈالا تھا اور صبح سے ہیں وہ خود کو انتظامات میں مصروف رکھے ہوئے تھا۔۔

،او کے تو ٹھیک ہے تو آج دل سے تیار ہو کر محفل کو رونق بخشو
نہیں برو،،وہ اکتا کر بولی۔

اٹھو شاباش،گلے دس منٹ تک مہک کے روم میں جا کر تیار ہوئے اور میں تیار ہو
کر تمہیں وہاں سے لیتا ہوں اور باہر لان میں چلتے ہیں بارات کا استقبال کرنے
کیلئے، علی نے کہا۔۔۔

برو میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔

گولی مارو اس دل کو یہ تو کچھ بھی نہیں چاہتا، بس تیار ہو کر شادی میں شرکت
کرو، علی نے کہا تو سلوی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد علی تیار ہو کر لان میں آگیا اور اس نے طائرانہ نگاہ سے ادھر ادھر دیکھا اور تھوڑی دیر بعد بھی سلوی باہر نکل کر اسی طرف آتی دیکھائی دی۔۔

سب سلوی کو دیکھ کر باتیں کرنے لگے تھے مگر سلوی ان چیزوں سے بہت آگے بڑھ چکی تھی، اس نے پانچ سالوں میں اس سے زیادہ چھبتی ہوئی نگاہیں برداشت کی تھی تو اب اسے یہ نگاہیں بہت کم محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ چلتی ہوئی علی کے پاس آئی اور علی نے پھولوں کا تھال اسے تھمایا۔۔
کچھ ہی دیر میں بارات آچکی تھی، راحم اور ساحر دولہا بنے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

سلوی نے ان پہ پھول نچھاور کیے اور اس کے بعد باری باری انہیں ملائیں پہنا رہی تھی کہ پیچھے سے زہرہ پوری فیملی سمیت اندر داخل ہوتی دیکھائی دی۔۔
علی اور وہ ساکت کھڑے دیکھ رہے تھے۔۔



مہک ریڈ کلر کے ڈریس میں غضب ڈھا رہی تھی اور زیرک نے فارمل تھری پیس پہنا تھا جس میں وہ کافی گڈ لوکنگ دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

واہ کیا لگ رہے ہیں آپ دونوں،، مہر نے چمک کر کہا۔۔
وہ دونوں مسکرا دیئے۔۔

لو ابھی ہم تو بڑے ٹائم پر پہنچے ہیں،، عالیان نے کہا۔۔

پھر وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو استقبالیہ دروازے پہ کھڑے علی اور سلوی انہیں دیکھ کر ساکت ہو گئے تھے۔۔

ہمارا استقبال نہیں کریں گے آپ لوگ،، زہرا نے کہا تو وہ چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

علی نے مالا حیدر بخاری کے گلے میں ڈالنا چاہی تو حیدر بخاری جلدی سے پیچھے ہو گئے۔۔

ارے کیا کر رہے یار سسر کو کیوں ڈال رہے ہو، اپنی بیوی کو ڈالو گدھے۔۔۔ حیدر
بخاری نے کہا۔۔۔

ہیں، ہیں جی۔۔۔

ہاں جی، یہ اپنی زوجہ محترمہ کو ڈالیں، عالیان نے مہک کو آگے دھکیلا تو وہ علی سے
ٹکڑا کر گرنے والی تھی کہ علی نے اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

وہ کچھ ساعت کیلئے ایک دوسرے میں کھو چکے تھے۔۔۔

ا ہمممممم، ا ہمممممم، پوری مجلس آپکو دیکھ رہی ہے،، عالیاں نے کہا تو وہ ہڑبڑا کر
سیدھے ہوئے۔۔

ارے دیکھنے دو بیٹا، تم بند اس گلے لگا کر اپنے گلے شکوے مٹاؤ، حیدر بخاری نے کہا۔۔
علی نے اپنی بانہیں پھیلائی تو مہک اسکے سینے کیساتھ لگ کر رودی۔۔

اوففف اللہ یہ لڑکیاں بات بات پہ روتی کیوں ہے،، عالیاں جھلایا۔۔
اور آپ لڑکے رولاتے کیوں ہیں بات بے بات، مہر نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

ارے تم ابھی تک کھڑے ہو، آگے بڑھو اور اپنی بیوی کو مناؤ، حیدر بخاری نے پاس
کھڑے زیرک کو کہا تو زیرک نے اسکی طرف قدم بڑھایا تو سلوی الٹے قدم مڑی اور
پھر بھاگتی ہوئی وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔

ہاں تو کان پکڑنے میں کیا ہے، تو اسکے پکڑ کے معافی مانگ لینا، علی نے مہک کو دیکھتے ہوئے آنکھ دبا کر کہا۔۔

زیرک جھلا کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ مہک جس روم میں رہتی تھی اس میں آیا تو وہ بیڈ پہ بیٹھی رو رہی تھی۔۔
زیرک گہرا سانس بھرتا ہوا اسکے پاس آکر بیٹھ گیا اور پھر اسکا ہاتھ پکڑا تو وہ ہاتھ کھینچنے لگی۔۔

ایم سوری،،، زیرک نے اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

سلوی نے شکوہ کناں آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

ان آنکھوں کو چوم سکتا ہوں،،،؟

نو،،،، وہ غصے سے کہہ کر اٹھنے لگی تو زیرک نے اسے ایک جھٹکا دیا اور پھر سے اسے پاس بیٹھایا۔۔

پلیز چھوڑیے مجھے، وہ روہانسی ہوئی۔۔

اب تو نہیں چھوڑوں گا، زیرک نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کیا۔

پھر زیرک کی گرفت تھوڑی ڈھیلی ہوئی تو وہ تیزی سے اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھی اور زیرک بھی پھرتی سے پیچھے لپکا اور جتنی تیزی سے اس نے دروازہ بند کیا تھا علی نے اتنی تیزی سے ہاتھ رکھا اور دروازہ میں انگلیاں اتنی زور سے آئی تھیں کہ زیرک کی کراہ نکل گئی۔۔

سلوی نے دروازہ کھول کر جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔
ایم، ایم سوری،، وہ تڑپ کر بولی اور خون تیزی سے اسکے ہاتھ سے نکل رہا تھا۔۔

اس نے جلدی سے زیرک کا ہاتھ تھاما اور واش بیسن کا نل کھول کر اسکا ہاتھ اسکے نیچے کیا۔۔

اوففف اللہ اتنا خون نکل رہا ہے،، وہ تڑپ کر بولی۔۔
میری جان کچھ نہیں ہوا، بس تم ایک بار کہہ دو کہ معاف کیا، زیرک نے کہا۔۔

سلوی نے آنسو بھری نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر اپنے لب اسکے زخم پہ رکھ کر
اپنی محبت کی مہر لگائی۔۔

چلے باہر میں آپکے مرہم لگا دوں، کیونکہ اس بار مرہم بیوفاء لگائے گی نہ کہ بیوفاء کے آپ لگائے گئے۔ سلوی نے مسکرا کر کہا۔۔

چلے باہر میں آپکے مرہم لگا دوں، کیونکہ اس بار مرہم بیوفاء لگائے گی نہ کہ بیوفاء کے آپ لگائے گئے۔ سلوی نے مسکرا کر کہا۔۔

سوری یار،،، زیرک نے کان کی لو کو مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر سلوی نے اس کے بینڈج کی۔۔

چلیں باہر سب ہمارے منتظر ہیں،، زیرک نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے

کہا۔۔

سلوی نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمادیا اور زیرک اسے باہر لیکر آیا تو مہر نے انہیں دیکھ کر چیخ ماری۔۔

ایک بڑی سی بس میں اس وقت سات جوڑیاں ہلا گلا مچائے ہوئے تھیں۔
یہ بس شمالی علاقہ کی طرف جارہی تھی۔ جس میں حیدر بخاری، زہرا سب سے اگلی
سیٹ پہ موجود تھے۔

اس سے پچھلی سیٹ پہ زیرک اور سلومی ایک ہی ناریل میں اسٹرا لگائے ناریل پانی پی رہے تھے۔

اور اس سے ساتھ والی میں علی اور مہک ایک دوسرے سے سر جوڑے نجانے کون سے راز و نیاز کر رہے تھے۔۔

اور اس سچھے ہانیہ اور اذلان اپنی بچوں کیساتھ ساتھ مصروف تھے اور اس سے سچھے
عالیان اور مہر تصویریں کھینچ کھینچ کر اپلوڈ کر رہے تھے۔۔

،، پھر انکے ذہن میں جھماکا ہوا

سہیل احمد،، وہ برطریانی۔۔

کون ہے یہ بھائی صاحب،، ایک شخص نے کسی سے پوچھا تو حیدر بخاری نے چونک کر دیکھا۔۔

بد نصیب ہے، تین تین بیٹے ہیں مگر بیٹوں نے کوڑھ پڑنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا، بیوی بھی دو سال پہلے مر گئی اور آج بیچارہ خود بھی رل رل کر مر گیا، اب فون کرو ایدھی والوں کو کہ اسے دفنا دے،، اللہ ایسا وقت نہ لائے کہ بیٹوں کے ہوتے غیر کندھا دے۔ اس شخص کی بات پہ حیدر بخاری کی آنکھیں بھر آئی۔۔

پھر وہ مجھے میں سے نکل کر بس میں آگئے۔۔

وہاں ہجوم کیوں ہے ڈیڈ۔۔۔؟ زیرک نے پوچھا۔۔

ایک بد نصیب انسان ہے جس نے اللہ کی رحمت کو دھتکارا تھا تو اللہ نے اسے ہر نعمت سے دھتکار دیا، حیدر بخاری نے ہولے سے کہا۔۔۔

کیا مطلب، اس شخص کو جانتے ہیں آپ،؟ زہرا نے پوچھا۔۔

نہیں جانتا بس لوگوں کو باتیں کرتے سنا تو بتا دیا۔۔

اللہ اسکی مغفرت فرمائے، زہرا نے کہا۔۔

سب نے یک زبان آمین کہا۔۔۔

پھر حیدر بخاری نے اپنی خوبصورت مہکتی جنت کو دیکھا تو بے اختیار انکا دل سجدہ شکر
بجالایا۔۔

پھر وہ سب کی آوازوں پہ چوٹے جو کہ مہک سے کسی غزل کی فرمائش کر رہے تھے۔۔۔

مہک ہو لے سے مسکرا کر دھیمے لہجے میں غزل پڑھنے لگی۔۔

میرے ہمسفر میرے ہمنشین۔

تو میرا مان ہے تو ہے میرا یقین۔۔

یار ہے دلدار ہے۔

تو ہی میرا پیار ہے۔۔

یقین ہے محبت کا

اور بھروسہ پارتیرا۔

میری پوری زندگی کا حاصل ہے۔

نہ چھوٹے ساتھ تیرا میرا۔

ہم یونہیں قدم سے قدم ملائیں۔

بھروسہ دلائیں بھروسہ رکھیں۔

محبت کریں اور محبت نبھائیں۔

میرے ہمقدم میرے ہمنشین۔

اس نے غزل ختم کی تو پوری بس تالیوں سے گونج اٹھی۔۔۔

اور افق کے اس پار ڈھلتے سورج نے انہیں مہکتی شاموں کی نوید سنائی۔۔۔

ختم شد